مصنوعی جزیرے ماحولیاتی نظام کے لیے تباہ کن ہیں

کراچی کا حشر کیا ہوگا؟

دبئی کی حکومت مستقبل میں تیل کے ذخائر ختم ہونے کے بعد سیاحت کو دبئی کی اہم ترین صنعت بنانے کے لیے مصنوعی جزیرے تیار کر رہی ہے۔ دو ارب ڈالر کی خطیر رقم خرچ کر کے امیر ترین سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے یہ مصنوعی جزیرے تیار کیے جا رہے ہیں۔ یہ جزائر کھجور کے درخت کی شکل کے ہیں جس میں کھجور کے درخت دنیا کے نقشے کی شکل میں اگائے گئے ہیں۔ یہ جزیرے امیر ترین سیاحوں کو دنیا کے شور شرابہ سے دور ایک پرسکون جائے قرار مہیا کریں گے۔ مگر اس تفریح وسکون کی قیمت ماحولیاتی نظام [eco system] کے ساتھ ساتھ رہے سہے مذہبی اخلاقی روحانی نظام کو بھی کو ادا کرنی پڑے گی۔ ان جزیروں کو تعمیر کرنے والی کمپنی کی ویب سائٹس پر سرسبز ساحلی علاقوں کی تصاویر اور خوبصورت مناظر کے ساتھ Perfect place to leave the world behind کے الفاظ لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا رہے ہیں۔ ظاہر ہے سیاح دبئی میں تسبیح ومناجات، عبادت رب، مراقبے، چلے، گشت یا آثار قدیمہ کی بازیافت کے لیے نہیں جائیں گے وہ زندگی سے عیش نچوڑنے کے لیے جائیں گے۔ دوسری طرف ماہرین ماحولیات کا کہنا ہے کہ مستقبل کے یہ مصنوعی جزیرے ماحولیاتی نظام [eco system] پر انتہائی منفی اثرات مرتب کریں گے۔ ان جزیروں کے تعمیراتی کام کی ابتداء ہی میں دبئی کے ساحلوں پر کیلشیم [coral] کی چٹانیں برباد ہوگئیں ہیں اس کے علاوہ کچھوؤں کی افزائش والے علاقوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ قدرتی لہروں کا راستہ تبدیل ہوگیا ہے اور ساحلوں کا ریتیلا شفاف پانی [silt] بھی گدلا ہو چکا ہے۔

ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ کے ناظم [ڈائریکٹر] Fredrick Lunay کا کہنا ہے کہ مذکورہ تمام تبدیلیاں دبئی کے ساحلوں کے لیے تباہ کن ہیں۔ بالخصوص کجھور کے درختوں کے پہلے مصنوعی جزیرے کے مقام کے لیے"۔ ان کا کہنا ہے کہ اس مقام پر انتہائی نادر سمندری حیات پائی جاتی تھی اور شرم کا مقام یہ ہے کہ بعض حفاظتی اقدامات کے ذریعے ان سمندری حیات کی حفاظت اور بازیافت کو ممکن بنایا جا سکتا تھا اور ان قدرتی ذخائر کو استعمال کر کے کچھ نہ کچھ حاصل کیا جا سکتا تھا، مگر اب ہم یہ موقع گنوا چکے ہیں اب ہم صرف تخفیف اور انسداد پر گفتگو کرنے کے قابل رہ گئے ہیں۔ دبئی کی حکومت اپنے تیزی سے ختم ہوتے ہوئے تیل کے ذخائر کی وجہ سے سیاحتی دلکشی کو بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ وہ اپنی دولت کو قائم رکھ سکے۔ جدید طرز تعمیر کی فلک بوس عمارتوں کے شہر کی حکومت اپنے ۱۴ لاکھ شہریوں اور ۵۰ لاکھ سیاحوں کو دنیا کی ہر سہولت مہیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس تناظر میں سوچیے کہ کراچی کے ساحل پر آباد ہونے والے جدید جزائر سے ساحل کا حشر کیا ہوگا، عریانی، فحاشی، آوارگی اور فطری ماحول کی مکمل تباہی۔

ساحل مارچ ۲۰۰۷ء